مسلماں جنّت وکوثر سے بڑھ کر — دلِ بیدار و چشمِ تر کو سمجھا

سراپا حسنِ لامحدود ہے تو
حیاتِ عشق کا مقصود ہے تو

*

وہی چشم و چراغِ زندگی ہے — کہ جس کو روشنی تجھ سے ملی ہے
مکمل امتزاجِ دین و دنیا — یہ مشکل تجھ سے آساں ہو گئی ہے
حقیقت ماورائے خیر و شر ہے — کہ خیر و شر لباسِ آدمی ہے
سراپا درد جس کی زندگی ہو — وہ شایانِ حیاتِ سرمدی ہے
محبت، حُسنِ خاصانِ خدا کا — محبت، جلوۂ پیغمبری ہے
محبت بے غرض سب سے محبت — تری تعلیم کا حاصل یہی ہے
جسے پاسِ حقوقِ آدمی ہو — وہی راز آشنائے بندگی ہے
جسے قابو رہا دست و زباں پر — حضورِ حق مسلماں بھی وہی ہے
نہیں کچھ اسود و احمر پہ موقوف — مکرم ہے وہی جو متقی ہے
جسے آرام کی خو ہو وہ محتاج — جو ہے دل دادۂ محنت غنی ہے
جسے کہتے ہیں تقدیرِ الٰہی — وہی حُسنِ عمل کا نام بھی ہے
خدا کا آسرا ایمانِ روشن — توکل خلق پر شرکِ جلی ہے
بہت کھوئے گئے راہِ طلب میں — فروغِ ترک سے منزل ملی ہے
جسے کوئی تمنا ہو نہ حسرت — حریمِ ناز کے قابل وہی ہے
قرارِ جاں ہو ذکر و فکر جس کو — وہی درد آشنا مردِ ولی ہے
بہ ہر صورت زمیں کی بادشاہی — عبادِ حق کے قدموں پر جھکی ہے
جسے معروف و منکر کا رہا ہوش — وہ شایانِ خودی و بیخودی ہے
محبت بے غرض سب سے محبت — تری تعلیم کا حاصل یہی ہے

خراجِ عقیدت

"شہدائے بالاکوٹ کے حضور میں"

از

(جناب فانی مرادآبادی - لائل پور)

"شہدائے بالاکوٹ کا سانحہ دل فگار مئی ۱۸۳۱ء میں پیش آیا تھا اسی مناسبت سے یہ نظم مئی کی اشاعت میں شامل کی جارہی ہے۔ (برہان)

کس لئے پیہم زباں نے نطق کے بوسے لئے — نام کن کن ہستیوں کے آج یہ میں نے لئے
شاہ اسمٰعیل و سیّد احمدِ آزاد خو — جن کی آوازوں نے گرمایا مسلماں کا لہو
دونوں آزادی کا جوشِ بے کراں لے کر اُٹھے — ہمتوں کے سائے میں عزمِ جواں لے کر اُٹھے
ایک کی تحریک تھی در پردہ عینِ مصلحت — دوسرے کے ہاتھ میں شمشیر بہرِ عافیت
یعنی اسمٰعیل نے چوما لبِ شمشیر کو — غیظ میں آواز دی ہر حلقۂ زنجیر کو
برق کی حدت سمو کر روح کو گرما دیا — موجۂ ساکت کو طوفاں کا سبق سکھلا دیا
دل میں تبلیغ و تکلم سے بھرا ایماں کا نور — مومنوں پر چھا گیا ذوقِ شہادت کا سرور
اک جماعت کو بنا کر ہم نوایانِ جہاد — ارضِ بالاکوٹ پہنچے یہ فدایانِ جہاد
وہ دہاتے توپ کے اُگلے ہوئے شعلوں کا زور — سنسناتی گونجتی وہ گولیوں کا زور و شور
اک طرف جامِ شہادت کے لئے بیتاب ذوق — فی سبیل اللہ کٹ جانے کا دل میں عزم و شوق
دوسری جانب مگر "وہ" کافروں کے ساتھ ساتھ — ہائے اپنے بھائیوں کی سازشوں کا خونی ہاتھ
جو ہیں تاریخ "ہزارہ" کے لئے مکروہ باب — پڑ گیا تھا جن کی آنکھوں پر وہ غفلت کا نقاب
ایک ہی تسبیح کے دانے بکھر کر رہ گئے — ہائے اپنے کفر کی موجوں میں پھنس کر بہہ گئے
ہوگئے صد ہا مجاہد راہِ مولا میں شہید — اہلِ ایماں پا گئے اپنے مقاماتِ سعید
غنچۂ باغِ ولی۔ وہ حاصلِ بزمِ غنی — شاہ اسمٰعیل "بالاکوٹ" کے مردِ جری
لڑتے لڑتے موت کی آغوش میں وہ سو گئے — دین کی خاطر لڑے۔ اور دیں کو پیارے ہو گئے